مسجد اقصیٰ کے خلاف یہودی سازش

☆ ولادت مسیح علیہ السلام کو ۲۰۰۰ برس پورے ہونے' یعنی ۲۱ ویں صدی شروع ہونے کا سب سے زیادہ انتظار یہودیوں کو ہے۔ ان کی مذہبی کہانیوں کے مطابق ۲۰۰۰ سنہ عیسوی میں القدس کی تعمیر اور پہلی اسرائیلی مملکت کی ۳ ہزار ویں سالگرہ ہوگی' وقت کی گردش اپنا ایک عہد پورا کرلے گی اور ایک نئے عہد کا آغاز ہوگا جس میں پوری دنیا پر یہودی اقتدار قائم ہوگا۔ اس عہد نو کے آغاز سے پہلے وہ مسجد اقصیٰ کی جگہ ہیکل سلیمانی تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔

☆ یہ یہودی خواہش صرف ایک خواب نہیں' دنیا بھر کے ایک کروڑ ۶۰ لاکھ یہودی (جن میں سے ۴۰ لاکھ مقبوضہ فلسطین میں ہیں) اس کو حقیقت میں بدلنے کے لیے کوشاں ہیں۔ وہ اس کے لیے دنیا بھر سے وسائل فراہم کر رہے ہیں' مسلسل اور بھرپور پروپیگنڈا کر رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی ۱۰۰ سے زائد مرتبہ کوشش کرچکے ہیں۔ ان میں سے ۲۷ حملے صرف گزشتہ ۶ سالوں کے درمیان' یاسر عرفات کے ساتھ اوسلو معاہدہ ہونے کے بعد سے اب تک ہوئے ہیں۔

☆ اس وقت اسرائیل یعنی مقبوضہ فلسطین میں ۱۲۰ شدت پسند یہودی تنظیمیں کام کر رہی ہیں' جن میں سے ۲۵ تنظیمیں صرف اس لیے قائم کی گئی ہیں کہ مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے وہاں نام نہاد "ہیکل سلیمانی" قائم کریں۔ ان تنظیموں نے اپنا ایک سیاسی اتحاد بھی قائم کر رکھا ہے۔ "القدس لیگ" کے نام سے فعال اس اتحاد نے ۱۹۹۶ء میں وزیر اعظم نیتن یاہو سے مسجد اقصیٰ کے نیچے کھودی جانے والی سرنگوں کا افتتاح کروایا۔ یہ سرکاری افتتاح اس امر کا واضح اعلان تھا کہ مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی کوشش صرف چند یہودی گروہوں یا متشدد تنظیموں تک محدود نہیں بلکہ پورا اسرائیل اور تمام یہودی اس میں شریک ہیں۔

☆ مسجد اقصیٰ کے نیچے کھدائی کا کام سالہا سال سے شروع ہے۔ اس منصوبے کا ہدف قبلہ اول کی بنیادیں اس حد تک کھوکھلی کر دینا ہے کہ کسی بھی قدرتی یا مصنوعی ارتعاش سے مسجد خود بخود شہید ہو جائے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی جہاز ساؤنڈ بیریر پار کر جائے (اس کی رفتار آواز کی رفتار سے زیادہ ہو جائے) تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا دھماکا مسجد کو زمین بوس کر دے گا۔

☆ ان کھدائیوں کا کام بہت حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ "حشمونایم" نامی جن سرنگوں کا افتتاح سرکاری سرپرستی میں کیا گیا ہے ان میں جدید الیکٹرونک سائن بورڈوں کے ذریعے مستقبل کا سارا نقشہ واضح کیا گیا ہے۔ اس نقشے کے مطابق سرزمین اقصیٰ پر ایک نیا صیہونی شہر تعمیر کیا جانا ہے جو یہودی طرز تعمیر کا شاہکار ہو۔ اس نقشے میں مسجد اقصیٰ کا نام و نشان نہیں ہے اور اس کی جگہ ہیکل سلیمانی قائم ہے۔ ان سرنگوں میں اس وقت بھی مسجد اقصیٰ کے عین نیچے عارضی یہودی عبادت گاہ قائم کی جا چکی ہے جہاں یہودیوں کو باور کروایا جاتا ہے کہ "فی الحال زیر زمین اور مستقبل قریب میں بر سرزمین۔"

☆ سنہ ۲۰۰۰ شروع ہونے میں صرف چند ماہ کا عرصہ باقی ہے اس لیے قبلہ اول کو درپیش سنگین خطرات میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہودی اخبارات گزشتہ ایک سال سے یہ تاثر دے رہے ہیں کہ "شدت پسند یہودی اقصیٰ کو ڈھانا چاہتے ہیں' حکومتی ایجنسیاں انہیں اس کام سے باز رکھنا چاہتی ہیں' لیکن بات ان کے ہاتھ سے نکلتی محسوس ہو رہی ہے۔"

☆ مثال کے طور پر ملاحظہ فرمائیے صیہونی روزنامے یدیعوت احرونوت کی یکم ستمبر ۹۸ء کی سرخی "کوئی پاگل کسی بھی وقت اقصیٰ اور گنبد صخرہ کو اڑا سکتا ہے۔" تفصیل میں لکھتا ہے: "اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو' وزیر انصاف' وزیر خزانہ' وزیر داخلہ' القدس بلدیہ کے میئر' اسرائیلی خفیہ ایجنسی "شاباک" کے سربراہ اور انسپکٹر جنرل پولیس نے ایک ہنگامی اجلاس میں اس خدشے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا کہ اگر کوئی پاگل یہودی کوئی ایسی کاروائی کر گزرے تو کہیں پورا علاقہ جنگ کے شعلوں کی نذر تو نہیں ہو جائے گا۔" (واضح رہے کہ اس سے پہلے مسجد ابراہیم میں عین دوران نماز دسیوں مسلمانوں کو شہید کر دینے والے شخص اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں سنگین گستاخی کرنے والی خاتون کو پاگل قرار دے کر سزا سے چھٹکارا دیا جا چکا ہے۔) اگست ۹۸ میں روزنامہ معاریف مسلمانوں کو اقصیٰ کی شہادت کے لیے نفسیاتی طور پر تیار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے لکھتا ہے "اسلامی مقامات کے خلاف کاروائی کی تین ممکنہ صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک' کسی عوامی تحریک کے دوران پورے ملک میں تشدد کی کاروائیاں ہوں اور اس دوران اقصیٰ کو بھی ڈھا دیا جائے۔ دوسرے' کوئی ایک شخص خفیہ طور پر وہاں جا کر کاروائی کر ڈالے۔ تیسرے' کوئی گروہ منظم طریقے سے راکٹوں اور بموں سے مسلح ہو کر حملہ آور ہو جائے۔" ۲۹ اگست ۹۸ء کے شمارے میں روزنامہ معاریف لکھتا ہے "ان متشدد تنظیموں کا انفراسٹرکچر بہت پیچیدہ ہے' ان کا باہمی رابطہ بہت مضبوط اور ان کے مذہبی خیالات بہت طوفانی ہیں۔ اسرائیلی خفیہ ایجنسیوں کے لیے ان تنظیموں کے اندرونی نظام تک رسائی حاصل کرنا بہت دشوار ہے۔"

☆ ان تمام خبروں' تجزیوں اور کالموں میں ایک تو اس بات کا اظہار و اقرار کیا جا رہا ہے کہ متشدد تنظیمیں بہت طاقتور ہیں اور کسی بھی وقت کوئی کاروائی کر سکتی ہیں' اور دوسری بات ان سے یہ عیاں ہے کہ حکومت کو اصل فکر مسجد کے شہید کیے جانے کی نہیں' وہ تو خود اس کے لیے بے تاب ہے' بلکہ اسے فکر یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص یا گروہ کسی ایسے وقت میں کاروائی نہ کر دے جو حکومت کی نظر میں نامناسب ہو اور وہ اس کے لیے مشکلات کا موجب بن سکتا ہو۔

(رپورٹ ماہنامہ بیت المقدس' اسلام آباد)